(EDITORIAL) اداریہ

اسلام اور پردہ

اسلام دینِ فطرت، مذہبِ عقل اور مسلکِ غیرت وحیا ہے۔ اسلامی روایات کے مطابق دین اور عقل وحیا کا ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس طرح فطری سائنس، عقلیت پسندی اور روشن خیالی کے فروغ والے زمانے میں اسلام سب سے زیادہ مقبول اور اثر انداز مذہب کے طور پر نمایاں ہونے والا ہے۔ لیکن اسے کیا کہئے کہ آج اسلام غلط فہمیوں (اور غلط باور کرانے) کا سب سے زیادہ شکار مذہب ہے۔ اس صورت حال میں اسلام کے نام لیواؤں کے غلط (سراسر غیر اسلامی) طرزِ عمل نے آگ میں تیل چھڑکنے کا کام کیا ہے۔ پھر بھی اگر غور کیا جائے تو آج کے زمانے (Modern age) نے جانے انجانے میں اسلام کا اثر بہت قبول کیا ہے، چاہے اعتراف کیا جائے یا نہیں۔ عصر حاضر میں مذہب (مذہب کے ٹھیکیداروں) کے خلاف جو علم، روشن خیالی اور حقوق انسانی (جن میں حقوقِ نسواں بھی شامل ہیں) کی تحریکیں چلیں، ان کے پیچھے اسلام کا اثر ہی کار فرما رہا ہے۔ ان میں حقوق نسواں کے ضمن میں آزادی نسواں کے نام پر پردہ کے خلاف تحریک بڑے زور وشور سے چلی۔

بے حجابی کی ہے حد کھل کے ہیں پردے کے خلاف
ان سے کچھ بڑھ کے ہیں در پردہ ستانے والے

اس تحریک کا رخ بظاہر اسلام کے خلاف ہو گیا (کیا گیا)۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام عورت کو پردہ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ کسی جنسی تفریق کی بنا پر نہیں ہے۔ اسلام کے تمام احکام صنفی مساوات کی بنا پر ہیں۔ ہاں فطری صنفی فرق کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس طرح اسلامی احکام امتیازی تو ہیں، تفریقی نہیں۔ سب سے بڑی بات جو ہے وہ یہ کہ اسلام میں 'پردہ' کا جو حکم ہے وہ کسی خاص صنف کے لئے نہیں۔ وہ یکساں طور پر مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔ (چاہے خود مسلمانوں کے غالب اکثریت بھی حکم کے صرف ایک ہی رخ پر عامل ہو)۔ ان سب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہنے دیجئے کہ اس تحریک کی زد پر (مجموعی طور پر) اسلام نہیں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل کا موقع نہیں ہے اور پھر اپنے معزز قارئین کرام کی 'نظر خراشی' کا لحاظ بھی۔

ہمارے پیش نظر شمارہ میں ایک وقیع وقابل قدر نگارش بعنوان ''اثبات پردہ'' پیش کی جارہی ہے جس کے فاضل مقالہ نگار سید العلماء ہیں۔ یہ نام خود ہی اس کی افادیت کے اثبات کے لئے کافی ہے۔

اس شمارہ کے دوسرے مضامین اور منظومات بھی قابل قدر ہیں اور باذوق قارئین کرام کی نذر ہیں۔

م۔ر۔عابد